پہلا موسم

PDFBOOKSFREE.PK

راحیل آکاش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راس آتا ہی نہیں کوئی بھی موسم دل کو
گرد ہو جاؤں گا میں خار سے لگ جاؤں گا

شہزاد بیگ

عکس شعور

تعارف	ہارون عدیم	11
ایک تاثر	غضنفر ہاشمی	13
پہلا موسم	احمد شہباز خاور	14
عرض ناشر	پرویز خالد شیخ	15
آپ سے کچھ باتیں	راحیل آکاش	16
حمد باری تعالی		19
نعت رسول مقبولؐ		20

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمیں یہ رنجشوں کے سلسلے اچھے نہیں لگتے کسی بھی حال میں شکوے گلے اچھے نہیں لگتے	21
یاد پردیس میں اس شخص کی کیا آئی ہے جیسے صحرا میں محبت کی صدا آئی ہے	23
بھول کر بھی ادھر نہیں آتی وہ خوشی بام پر نہیں آتی	25
رات کی رات کا میں تو مہمان تھا جانے کیوں اس قدر وہ پریشان تھا	27
اک یاد مجھے تڑپاتی ہے اور پہروں خون رلاتی ہے	29
کاش مل جائے مجھ کو مہربان وہ کتنا رکھتا ہے دل کو پریشان وہ	31
انتظار (نظم)	33
جب کسی مسافر پر اعتبار کرتے ہیں ساری عمر پھر اس کا انتظار کرتے ہیں	34
حساب کتاب (نظم)	36
مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا	38
جس کو ہر پل چاہا ہے وہ تو تو نہیں جس کو اپنا سمجھا ہے وہ تو تو نہیں	40
تنہا نہ جی سکوں گا مجھے چھوڑ کر نہ جا اتنا بھی سنگدل نہ ہو دل توڑ کر نہ جا	42
اعتراف (نظم)	44
گر یوں ہوا (نظم)	45
مراجعت (نظم)	47
نہیں (نظم)	49
ابجد (نظم)	51
زخمی ہوئے ہیں پاؤں جیون کے اس سفر میں اے کاش کوئی ہوتا میرا بھی اس نگر میں	53

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خواہش ہے ایک ایسی میں بھی کتاب لکھوں دل پہ گذرنے والے سارے عذاب لکھوں	55
بند آنکھ کی تو تیرے سپنوں نے آن گھیرا پھر اس کے بعد پایا ہر سو وہی اندھیرا	57
جتنے بھی منظر تھے اسکے سب بیگانے تھے اب تک اس کو جان نہ پائے ہم ایسے دیوانے تھے	59
رکھی تھی جو بھی پنکھڑی دل کی کتاب میں اس گلبدن کی باس تھی ہر اک گلاب میں	61
مہر و خلوص، پیار کا وہ دور کیا ہوا ہر آدمی ہے شہر میں پتھر بنا ہوا	63
میں اس کو پا کے کھونا چاہتا ہوں خود اپنی نیند سونا چاہتا ہوں	65
پہلا موسم (نظم)	67
امید (نظم)	69
اک حسین بھید ہیں (نظم)	71
پرندے (نظم)	72
محبتوں میں تو ایسا ہوا ہی کرتا ہے شباب اُمڈے تو رسوا ہوا ہی کرتا ہے	73
قوس و قزح کے رنگ ترے آنچل میں ہیں صدیوں کے افسانے اک اک پل میں ہیں	75
شام فراق (نظم)	77
ندامت (نظم)	79
سچ (نظم)	80
محبت (نظم)	82
خود کو میری یادوں سے بے قرار کر لیتے کاش میری چاہت کا اعتبار کر لیتے	84
خود کلامی (نظم)	86
رات کی بات (نظم)	88
دوشیزہ وفا میرے سینے سے آ لگی کچھ اس طرح سے مجھ کو میری بددعا لگی	90

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

- مہرباں کچھ اس طرح تقدیر ہو
  اس سے ملنے کی کوئی تدبیر ہو — 92
- نظر اُٹھا کہ میں تجھ کو منانے آیا ہوں
  ترے اداس نگر کو بسانے آیا ہوں — 94
- دل کی گلی سے اس طرح چپ چاپ تو نہ جا
  ہم سے فقیر لوگوں کو دے پیار کی دعا — 96
- راز دل بتائیں گے آج ہم زمانے کو
  دیکھنا وہ آئیں گے آج پھر جلانے کو — 97
- ہجرت (نثری نظمیں) — 98
- قرض — 100
- ہمیشہ کیلئے — 102
- بس اتنا بتا دو — 105
- ابھی رہنے دو ابھی رہنے دو — 108
- اختتامیہ — محمد ثناء اللہ ظہیر — 111

تعارف

دانشور اور ناقدوں کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ ''غزل'' کا ''تغزل'' جاتا رہا ہے۔ وہ گداز اور احساسات و جذبات کو چھو لینے والی جمالیات ناپید ہوگئی ہے اور غزل بڑی **Mechanical** ہوگئی ہے۔ تو سوال اٹھایا گیا تھا کہ کیا آج غالب اور میر کا تغزل برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر آج کا تغزل کیا ہوگا؟

محترم جیلانی کامران سے ایک مکالمہ کے دوران میں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اگر غزل کے موضوعات میں ''اندر کے خوف'' کو شامل کیا جائے تو غزل میں وہ گداز پیدا ہو جو ہم غزل میں دیکھنا چاہتے ہیں''۔

راحیل آکاش نے غالباً اس سوال کو فضا میں سے کشید کر لیا ہے اور جواب میں غزل میں اپنی ذات کی تنہائی اور ہجر کو سمو دیا ہے۔ یوں وہ کہیں کہیں دل کے نازک تاروں کو چھیڑنے اور قاری کو اپنے اشعار پر سوچ بچار کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ راحیل آکاش کا کمال یہ ہے کہ اس نے عام روٹین کے روزمرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معمولات اور کیفیتوں کو اپنے موضوعات کا محور بنایا ہے جو خبر دیتی ہے کہ اس میں ایک بڑا شاعر بننے کے تمام تر لوازمات موجود ہیں جیسے وہ کہتا ہے۔

کوئی کندھا میسر آئے تو میں
ذرا جی بھر کے رونا چاہتا ہوں

زندگی ہم نے گذاری ہے کہاں گذری ہے
کب ثمر بار ہے جو لب پہ دعا آئی ہے

خوش نصیبی کا یہ تعارف ہے
بدنصیبوں کے گھر نہیں آتی

امید کی جاسکتی ہے کہ راحیل آکاش کا پہلا موسم، آخری موسم ثابت نہیں ہوگا اور وہ موضوعات کے نئے علاقے دریافت کرے گا۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ہارون عدیم

راحیل اکاش کا پہلا مجموعہ "پہلا موسم" جہاں نئی نسل کے خوبصورت کومل جذبوں، سندر خوابوں اور سہانے منظروں کا کھلتا ہوا موسم ہے۔ وہاں یہ اردو شاعری کی پراسرار اور خوش امکان حیرت سرا میں کامیابی کی سرشاری کے ساتھ داخلے کی ایک اچھی کوشش بھی ہے۔ راحیل اکاش باقاعدہ طور پر ابھی زمانہ طالب علمی کی وادیوں میں اپنے لیے راہیں تراشنے میں مگن ہے۔ لیکن شاعری کی خوبصورت دیوی اس کا ہاتھ تھامے اُس کے لیے مشکل راستوں کو آسان، سبک اور خوبصورت بناتی جارہی ہے۔

اُمید کی جانی چاہیے کہ راحیل آکاش کا پہلا شعری مجموعہ اس کیلئے نہ صرف خوابوں اور خوبصورت منظروں کے پھیلاؤ کا باعث بنے گا بلکہ اس کے فنی سفر کی منزلیں بھی آسان تر ہوتی جائیں گی۔

پہلا موسم سے چند اشعار اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ اس کا شعری ذوق آپ کو پسند آئے گا۔

ساتھ اُس کے میں بھی جاگا رات بھر
یاد اُس کی آئی جو برسوں کے بعد

تمہارے کاندھے پہ سر رکھ کے کھل کے رونا ہے
لگی ہے آگ جو دل میں بجھانے آیا ہوں

غضنفر ہاشمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راحیل آکاش کی شاعری کا پہلا موسم اس خارزارِ سخن میں ان کی آمد کا پہلا اعلان بھی ہے۔ان کا یہ پہلا قدم اس امر کا غماز ہے کہ منزلوں کی جستجو میں ان کے حوصلے توانا اور جذبے جوان ہیں۔ بنیادی طور پر ان کی شاعری کا موضوع وہی ہے۔ جو اس عمر کے نوجوانوں کا شروع سے محبوب رہا ہے۔ تاہم اس میں بھی انہوں نے اپنی انفرادیت کا بھرپور احساس دلانے کی کوشش کی ہے۔ پہلے موسم کے اس گلدستے میں انہوں نے رنگا رنگ اور خوبصورت پہلو سامنے لائے ہیں۔ راحیل آکاش گو اپنے اس مجموعہ کلام کے حوالے سے ہی منظرِ عام پر آئے ہیں تاہم انکے تازہ فکر اور دلکش اسلوبِ سخن نے انہیں اجنبیت کے احساس سے دور رکھا ہے۔

پہلا موسم اپنے نام کی طرح نئی شاعری کا ایک حسین مرقع ہے۔ جس سے شاعر کی تخلیقی صلاحیتوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

پہلا موسم یقیناً شاعر کے نام اور کام کو آگے بڑھانے کا ایک قابلِ قدر اور موثر وسیلہ ثابت ہوگا۔

احمد شہباز خاور

راحیل آکاش کا پہلا شعری مجموعہ ''پہلا موسم'' آپکے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے اُسے شائع کرنے سے پہلے باقاعدہ نوجوانوں کیلیئے ادبی ادارہ اکائی کا ایک اجلاس طلب کیا جسمیں فیصلہ کیا کہ نوجوان شعرأ کی حوصلہ افزائی کیلیئے نوجوان شعراء کی کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

راحیل اکاش'' کا پہلا موسم'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ راحیل اکاش ابھی طالب علم ہے۔ اور شاعری کیلیئے ابھی اس کے پاس بہت وقت ہے۔ مگر اس نے'' پہلا موسم'' میں خوبصورت شاعری کے جو نمونے پیش کیئے ہیں۔ اسکے روشن مستقبل کی جانب ایک اشارہ ہے۔ اس کے چند اشعار آپ بھی دیکھیے

ریزہ ریزہ بکھر رہا ہوں میں
موت بھی اب نظر نہیں آتی

جانے والا چلا جاتا ہے اُس کو جانا ہوتا ہے
روکنے کی کوشش گو بار بار کرتے ہیں

جس شخص کی تلاش میں ہم دربدر ہوئے
وائے نصیب وہ بھی کسی اور کا ہوا

پرویز خالد شیخ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ سے کچھ باتیں۔۔۔

آج سے تقریباً دوڈھائی سال پہلے کی بات ہے۔جب میں کالج میں پڑھتا تھا۔جہاں ہمارے انگلش کے ٹیچر شاہد محمود کھٹانہ صاحب ہوا کرتے تھے۔جو انتہائی خوش مزاج اور باذوق استاد تھے۔ایک دن انہی کے پیریڈ میں ان کی فرمائش پر ہماری کلاس کے ایک طالبعلم جو شاعری بھی کرتے تھے نے اپنی نئی غزل سنائی۔اسکی غزل ختم ہونے کے بعد چند اور لڑکوں نے بھی کچھ اشعار سنائے۔تب میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں بھی کچھ سناؤں سو میں نے اپنی لکھی ہوئی ایک رباعی سنائی۔یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اپنا لکھا ہوا کسی اور کو سنایا تھا مجھے پورا یقین تھا کہ یہ رباعی سب کو پسند آئے گی۔
لیکن ہوا اسکے بالکل برعکس میری رباعی ختم ہونے پر تمام لڑکوں نے بمع ہمارے

پروفیسر صاحب سب نے مل کر ایک بھرپور قہقہہ لگایا اور میں اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گیا گھر آکر جب میں نے اس رباعی پر غور کیا تو مجھے خود بھی اس پر ہنسی آ گئی۔سو میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں سنجیدگی سے لکھنا شروع کروں۔تب سے میں نے شاعری کو سنجیدگی سے لیا۔جس کی بدولت میرا پہلا شعری مجموعہ ''پہلا موسم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میرے خیال میں شاعری کو پڑھنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ شاعری ہے کیا اور میرے نزدیک شاعری کو سمجھنے کے لئے اس سے بہتر تعریف نہیں ہوسکتی کہ

"The Spontaneous Flow of emotions is called Poetry"

میں سمجھتا ہوں کہ شاعری کی اس سے بہتر، مختصر، پراثر اور جامع تعریف نہیں ہوسکتی۔

بنیادی طور پر میں نے میٹرک کے بعد اپنی چھٹیوں میں اپنے خیالات کو الفاظ کی شکل دینا شروع کی اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا اور پھر رفتہ رفتہ اس میں روانی آتی گئی۔اور آج میرے لکھے ہوئے اشعار کتاب کی صورت اختیار کر گئے ہیں جو کہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔

میری اس کاوش میں میرے بہت ہی محترم شہزاد بیگ اور محترم احمد شہباز خاور نے میری بہت رہنمائی فرمائی۔بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ان حضرات نے مجھے شاعری کی دنیا میں انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اور محترم شہزاد بیگ نے نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ ادبی ادارہ اکائی کے زیر اہتمام میری کتاب شائع کی ہے۔جس پر میں ان کا دلی کی گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

اس کے علاوہ میں اپنے تمام دوست احباب اور خاص طور پر اپنی بہنوں کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شکرگزار ہوں جنہوں نے میری شاعری کو برداشت کیا اور میری حوصلہ افزائی کی۔

آخر میں میں اپنے پیارے ابو اور پیاری امی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو یقیناً الفاظ سے نہیں ہوسکتا لیکن پھر بھی میں سعی کرتا ہوں۔ میں ان کا بہت مشکور ہوں کہ ان کے تعاون اور دعاؤں سے میں اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا۔

اگر قارئین آپ نے میری اس کاوش کو سراہا اور پسند کیا تو میں انشاء اللہ آئندہ بھی لکھتا رہوں گا۔ بلکہ اس سے بہتر لکھنے کی کوشش کروں گا اور آپ مجھے اپنی قیمتی آراء سے ضرور نوازیئے گا۔

آپکی دعاؤں اور محبتوں کا طالب

راحیل آکاش

حمد باری تعالیٰ

اک حرف کن سے تیرے ابھری ہر ایک صورت
تو مالک جہاں ہے سبحان تیری قدرت

شاموں میں جلوہ گر ہے صبحوں سے ہے ہویدا
ہر سو تری بزرگی ہر سمت تیری عظمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نعت رسول مقبولؐ

ازل سے ہیں قرار جاں، دل و نظر کا نور ہیں
ہمارے سب سے مہرباں ، حضورؐ ہیں حضورؐ ہیں

ہماری چاہتوں میں ہے اثر عرب کے چاند کا
اسی لئے تو زیست کے اندھیرے ہم سے دور ہیں

ہمارے دل کو چھیڑتی ہے کب کسی کی گفتگو
انہیں کے تذکرے ہیں بس جو باعث سرور ہیں

اگرچہ در سے دور ہیں مگر نبیؐ کے فیض سے
ہماری چشم شوق میں وہ راستے ضرور ہیں

ہمیں یہ رنجشوں کے سلسلے اچھے نہیں لگتے
کسی بھی حال میں شکوے گلے اچھے نہیں لگتے

یہ بہتر ہے کہ ان ہاتھوں میں کوئی پھول، تحفہ ہو
کسی کے سامنے پھیلے ہوئے اچھے نہیں لگتے

جفا کرتے ہیں خود، الزام دے کر بے وفائی کا
رویئے ایسے لوگوں کے بُرے اچھے نہیں لگتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمیں جو چھوڑ کر تنہا نئی راہوں پہ جا نکلے
یہ آنسو آنکھ میں ان کے لئے اچھے نہیں لگتے

جو اپنی چاہتیں بھی لے گئے آکاش ساتھ اپنے
ہم ان کے واسطے روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے

یاد پردیس میں اس شخص کی کیا آئی ہے
جیسے صحرا میں محبت کی صدا آئی ہے

اپنی قسمت میں سکوں نام کی ریکھا ہی نہ تھی
جو خوشی آئی ہے وہ بن کے سزا آئی ہے

ہائے وہ لمحہ بھی کیا لمحہ تھا جس لمحے میں
لے کے پیغام تیرا باد صبا آئی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زندگی ہم نے گذاری ہے، کہاں گذری ہے
کب ثمر بار ہے جو لب پہ دعا آئی ہے

نہ کسی خواب نہ خواہش نے پکارا ہم کو
موسم گل میں بھی پت جھڑ کی ہوا آئی ہے

وقت کے اور تقاضے رہے تا عمر آکاش
اپنے حصے میں کوئی اور فضا آئی ہے

بھول کر بھی ادھر نہیں آتی
وہ خوشی بام پر نہیں آتی

ریزہ ریزہ بکھر رہا ہوں میں
موت بھی اب نظر نہیں آتی

بھول جاؤں تجھے نہیں ممکن
یاد بھی مختصر نہیں آتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم بھی مجبور دل کے ہاتھوں ہیں
نیند بھی لمحہ بھر نہیں آتی

خوش نصیبی کا یہ تعارف ہے
بد نصیبوں کے گھر نہیں آتی

جس کے ہم منتظر رہیں آکاش
وہ گھڑی لوٹ کر نہیں آتی

رات کی رات کا میں تو مہمان تھا
جانے کیوں اس قدر وہ پریشان تھا

دیکھ کر مجھ کو منہ پھیر کے چل دیا
کل تلک مجھ پہ کتنا مہربان تھا

میری سوچوں میں رہتا تھا جو رات دن
جانتے بوجھتے پھر بھی انجان تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے رخی اس کی دل کو لہو کر گئی
جس کی چاہت پہ مجھ کو بڑا مان تھا

چار سُو کیا محبت کے نغمات تھے
جب یہ دل کا پرندہ خوش الحان تھا

جس کی فرقت میں آکاش روتے رہے
اب کھلا وہ کسی اور کی جان تھا

اک یاد مجھے تڑپاتی ہے
اور پہروں خون رلاتی ہے

جب سوچوں اس کے بارے میں
یہ آنکھ مری بھر آتی ہے

تم چھوڑ گئے لیکن دنیا
ہرجائی مجھے ٹھہراتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوٹ آؤ کبھی اس آنگن میں
یہ رت بھی گذرتی جاتی ہے

کب جانے والے آتے ہیں
تنہائی مجھے سمجھاتی ہے

آکاش سلگتی راتوں میں
اک یاد ہے جو بہلاتی ہے

کاش مل جائے مجھ کو مہربان وہ
کتنا رکھتا ہے دل کو پریشان وہ

لوٹ آئے کسی شام میرے لئے
ہو کے اپنے کئے پہ پشیمان وہ

ایک عرصہ سے جس کی طلب ہے مجھے
ایک عرصہ رہے میرا مہمان وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی چاہت سے زندہ ہے ہر آرزو
پیار کی سلطنت کا ہے سلطان وہ

کام آئے کسی کے کڑے وقت میں
میرے نزدیک ہوتا ہے انسان وہ

دل میں رہ کے بھی آکاش اک عمر سے
میری حالت سے کیونکر ہے انجان وہ

انتظار

کسی گم شدہ
رہ رائیگانی کی ساعتوں کے غبار میں
میں چھپا رہا
کسی دیدہ اشک بار میں
مرا عکس شامل نہ ہوسکا
کسی گوہر آبدار میں
مری خواب خواب سی خواہشیں، میرے خار خار سے
رتجگے
میرے آئینوں کی شکستگی
میری بے بسی
رہی ایک لمحے کی منتظر
جو نہ آسکا
جو نہ آئے گا
یونہی عمر بھر جو رلائے گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب کسی مسافر پر اعتبار کرتے ہیں
ساری عمر پھر اس کا انتظار کرتے ہیں

ساتھ چھوڑ جاتا ہے جو کسی دوراہے پر
خود کو اس کی چاہت سے بے قرار کرتے ہیں

جانے والا جاتا ہے ، اس کو جانا ہوتا ہے
روکنے کی کوشش گو بار بار کرتے ہیں

ساتھ اس کے خوشیاں بھی ہم سے روٹھ بیٹھی ہیں
دل کو اس کی یادوں سے سوگوار کرتے ہیں

زیست کے سفر میں جو اپنا بھی نہیں ہوتا
کتنی سادگی سے ہم اس کو پیار کرتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حساب کتاب

کبھی سوچا ہے؟
میں نے تجھ کو کتنا ٹوٹ کر چاہا
مری تنہائیاں تیرے تصور سے مہکتی تھیں
مجھے سونے نہیں دیتی تھیں
تیری بند آنکھوں میں نہاں
وہ ان کہی باتیں
میری راتیں
ترے اس چاند سے چہرے پہ لکھی
بے نیازی کی
کوئی تحریر پڑھتے بیت جاتی تھیں
مگر تو نے

میری ہر سوچ کو دیوانہ پن سے
کچھ زیادہ اہمیت کب دی
مجھے ٹہنی سے ٹوٹے خشک پتے کی طرح یوں وقت کی
بے رحم، سرکشی، چیختی چلاتی آندھی کے
مقابل لا گرایا ہے
مجھے ایسے بھلایا ہے
مجھے اب سوچنا ہے
میں نے کیا کھویا ہے
اور کیا تو نے پایا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا

آج یوں لگا جیسے
بعد ایک مدت کے
میرے پاس ہو تم بھی
یاد آ گیا ہے پھر
وہ جدائی کا لمحہ
جس بچھڑتے لمحے میں
کپکپاتے ہونٹوں سے
تو نے بھول جانے کا
فیصلہ سنایا تھا
آج بھی یہ کوشش ہے
کل بھی میری کوشش تھی

تجھ کو بھول جاؤں میں
پر یہ دل وہ ضدی ہے
وقت کے بہاؤ کو
جو کسی دباؤ کو
ہارنے کے گھاؤ کو
ڈگمگاتی ناؤ کو
کیسے بھول سکتا ہے
آج تک نہیں بھولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کو ہر پل سوچا ہے وہ تو تو نہیں
جس کو اپنا سمجھا ہے وہ تو تو نہیں

جس کو پانا ہی اب میری منزل ہے
خوابوں میں جو رہتا ہے وہ تو تو نہیں

دل کو چھو کر ابھی ابھی جو گذرا ہے
ابھی ابھی جو گذرا ہے وہ تو تو نہیں

جس نے میری ہار پہ مہر لگا دی ہے
جس نے مجھ کو جیتا ہے وہ تو تو نہیں

اکثر مایوسی کے کالے رستوں پر
دور دیا جو جلتا ہے وہ تو تو نہیں

میری گھٹن زدہ سوچوں کے کمرے میں
وہ جو ایک دریچہ ہے وہ تو تو نہیں

امیدوں کی خاموشی کے جنگل میں
ابھی ابھی جو بولا ہے وہ تو تو نہیں

جنم جنم سے اس آکاش کے جیون کا
جو انمول اثاثہ ہے وہ تو تو نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنہا نہ جی سکوں گا مجھے چھوڑ کر نہ جا
اتنا بھی سنگدل نہ ہو دل توڑ کر نہ جا

تا عمر ساتھ دینے کا وعدہ وہ کیا ہوا
اب اتنا جلد روٹھ کے منہ موڑ کر نہ جا

میں نے تری خوشی پہ جہاں سے بگاڑ لی
رنج و الم سے ربط میرا جوڑ کر نہ جا

مشکل سے خود کو لایا تھا جینے کی راہ پر
مرنے کی آرزوؤں کو جھنجھوڑ کر نہ جا

سر خم رہا سدا ترے ہر ایک حکم پر
آکاش میری چاہ کا سر پھوڑ کر نہ جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اعتراف

کبھی چاہت نے ہم کو
کچھ نہ سمجھا
کبھی چاہت کو ہم نے
روند ڈالا
مگر یہ طے ہے
دونوں صورتوں میں
بڑے گھاٹے کے تاجر
ہم ہی ٹھہرے

گر یوں ہوا

تجھ کو ہر وقت یاد کرتا ہوں
تیری تصویر دل میں رہتی ہے
تیری سوچیں ہی میری ساتھی ہیں
زندگی بن تیرے ادھوری ہے
تو نہ ہو تو گذرتی ہر ساعت
خار بن کر جگر میں چبھتی ہے
پھر بھی اک خوف سا میرے دل کو
اندر اندر ہی کھائے جاتا ہے
گر کبھی یوں ہوا (خدا نہ کرے)
تیری آنکھیں، رہیں نہ میرے لئے
تیرا چہرہ ہو، اجنبی چہرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیرا ہنسنا، چہکنا، شرمانا
ہو کسی اور کے لئے جاناں
پھر میرے بے وقار ہاتھوں میں
زندگی کا جواز کیا ہوگا
تو ہی بتلا کہ تیرے لفظوں میں
میرے جینے کا راز کیا ہوگا

مراجعت

یہ عجیب رشتہ ہے
تیرے میرے جو درمیاں ہے
مجھے گماں ہے
کہ اس کی نکہت ہے
روح سے روح تک
جو پرواز کر رہی ہے
جو مختلف فاصلوں کو
اک دوسرے کا ہمراز کر رہی ہے
مگر یہ سچ ہے
کہیں کہیں اس میں ایک نقطہ سا
آ رہا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو سارے منظر مٹا رہا ہے
ڈرا رہا ہے
اگر یہ سچ ہے
تو کیوں نہ اس مرحلے سے پہلے
انہی حوالوں میں لوٹ آئیں
جہاں ہم اک دوسرے سے پہلے پہل ملے تھے

نہیں

کتنی بار کوشش کی
اس کو بھول جاؤں میں
اور اک نئی دنیا
پیار کی بساؤں میں
پھر کوئی نئی منزل
پھر کوئی نئی کونپل
سوچ کی کھلاؤں میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر یہ دل، یہ پاگل دل
کب کسی کی سنتا ہے
بار بار کہتا ہے
اس کو بھول جاؤں میں
ایسا ہو نہیں سکتا
گردِ رائگانی کی
اشک دھو نہیں سکتا

ابجد

تھکا ماندا مسافر
حسرتوں کے بے سکوں جنگل میں
تنہا پھر رہا ہے
سوچتا ہے
کتھا لکھوں کبھی اس بے ثمر
اندھی مسافت کی
جو آنکھوں میں سجے ہیں خواب لکھوں
سہے ہیں ہجر میں جو دکھ
روداد دیدہ پرآب لکھوں
وہ دکھ جن کی نہیں صبح طرب کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ سب بے نام ٹیسیں
اس سفر کے نام کر دوں
نہیں ہے ابتدا جس کی
نہ کوئی آخری حد ہے
کتاب زندگی میں جس کا چہرہ
حرف ابجد ہے

زخمی ہوئے ہیں پاؤں جیون کے اس سفر میں
اے کاش کوئی ہوتا میرا بھی اس نگر میں

سب سے الگ رہی ہیں تا عمر میری سوچیں
اک اجنبی کی صورت رہتا ہوں اپنے گھر میں

درس وفا دیا ہے اس عہد بوالہوس کو
غنچے کھلا رہا ہوں اک فصل بے ثمر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا ایک سا رویہ باتیں تھیں ایک جیسی
کیا امتیاز کرتا قاتل میں چارہ گر میں

تنہائیوں کے ہاتھوں اندر سے مر گئی ہے
ایک عکس جی رہا ہے بیوہ کی چشم تر میں

اب آ کے یہ کھلا ہے اپنا ہی عکس تھا وہ
برسوں تلک رہا ہوں جس سحر کے اثر میں

آکاش وجیہہ تسکیں گو شاعری ہے لیکن
جی کا زیاں بہت ہے اس کاوش ہنر میں

خواہش ہے ایک ایسی میں بھی کتاب لکھوں
دل پہ گزرنے والے سارے عذاب لکھوں

لفظوں کا ایک دریا بہتا ہوا اور اس پہ
مدت سے دیکھتا ہوں اس کے جو خواب لکھوں

اس پیکر حیا کی تصویر دیکھ کر ، خود
تصویر بن گیا ہوں کیونکر گلاب لکھوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ اک سوال اس کی آنکھوں میں جو سجا ہے
دستِ صبا پہ میں بھی اس کا جواب لکھوں

آ کاش سوچتا ہوں آنکھوں سے وہ عیاں ہو
دل کی کتاب پر میں ، جو انتساب لکھوں

بند آنکھ کی تو تیرے سپنوں نے آن گھیرا
پھر اس کے بعد پایا ہر سو وہی اندھیرا

اک وقت تھا کہ پہروں رہتا تھا ساتھ تیرے
اک وقت ہے کہ ہر پل ڈستا ہے ہجر تیرا

تنہا سلگ رہا ہوں، اک رات کے سفر میں
کب جائے گی یہ ظلمت، کب ہو گا وہ سویرا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوٹوں تو واپسی کا رستہ کوئی نہیں ہے
یہ کس جگہ پہ تو نے چھوڑا ہے ساتھ میرا

آندھی کی یورشوں نے وہ بھی گرا دیا ہے
آکاش جس شجر پر چڑیوں کا تھا بسیرا

جتنے بھی منظر تھے اس کے سب کے سب بیگانے تھے
اب تک اس کو جان نہ پائے ہم ایسے دیوانے تھے

اس کی محفل میں لگتا تھا ساری دنیا اپنی ہے
ہوش میں آئے تو یہ جانا وہ سارے افسانے تھے

ہنستے لوگوں کی تنہائی دیکھی، تو یہ راز کھلا
گلشن گلشن لگتے تھے جو، اندر سے ویرانے تھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اک جیسے احوال تھے سب کے کچھ اندر کچھ باہر تھے
جانے کس کی لحد تھی جس پر ہم نے دیپ جلانے تھے

تھوڑی سی مہلت ملتی آکاش جو کار دنیا سے
اس گلشن میں جانے کیا کیا ہم نے پھول کھلانے تھے

رکھی تھی جو بھی پنکھڑی دل کی کتاب میں
اس گلبدن کی باس تھی ہر ایک گلاب میں

خوابوں کے صبح سام میں تفریق کچھ نہ تھی
ایسے بھی لمحے آئے تھے عہد شباب میں

کس کس کو ہم بتائیں کہ کیا کیا نہیں ہوا
کس دل سے جی رہے ہیں جہانِ خراب میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جشن فتح مناتے ہیں اغیار اور ادھر
الجھی رہی ہے زیست عذاب و ثواب میں

اس بے وفا کے لب پہ بھی شکوے ہزار ہیں
آکاش کیا کہیں اسے اس کے جواب میں

مہر و خلوص ، پیار کا وہ دور کیا ہوا
ہر آدمی ہے شہر میں پتھر بنا ہوا

پھیلی ہوئی ہیں چار سو کیا کیا اداسیاں
ہونٹوں پہ خامشی کا ہے پہرہ لگا ہوا

جس شخص کی تلاش میں ہم دربدر ہوئے
وائے نصیب وہ بھی کسی اور کا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس بے وفا کی آنکھ میں آنسو ہیں ان دنوں
صد شکر ہے کہ آج یہ طے مرحلہ ہوا

آکاش کون سنتا ہے روداد رنج و غم
ہر اک جبیں پہ اس کا ہے نوحہ لکھا ہوا

میں اس کو پا کے کھونا چاہتا ہوں
خود اپنی نیند سونا چاہتا ہوں

کوئی کندھا میسر آئے تو میں
ذرا جی بھر کے رونا چاہتا ہوں

خوشی مجھ کو ملے تو انتہا کی
اسے دل میں سمونا چاہتا ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کبھی اس کو منانے کی لگن ہے
کبھی ناراض ہونا چاہتا ہوں

جو ساری زندگی ٹوٹے نہ مجھ سے
کوئی ایسا کھلونا چاہتا ہوں

کھنڈر ہوتی ہوئی آکاش آنکھیں
ترے غم میں بھگونا چاہتا ہوں

پہلا موسم

لو بہار آ گئی
پھول شاخوں پہ کھلنے لگے
یار یاروں سے ملنے لگے
ہر سو نغمے بکھرنے لگے
میری ویراں نگاہیں مگر
اس ڈگر پر ہیں ٹھہری ہوئی
جس پہ اب بھی میری آس کے
خشک پتے ہیں بکھرے ہوئے
اور ہوا کے تھپیڑے جنہیں
دور سے دور کرنے کی خواہش میں
بے چین ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرا موسم

وہ میرے گلابوں کا موسم
کہاں رہ گیا ہے
وہ جو آیا تو منظر بدل جائیں گے
چار سو اس کی خوشبو میں ڈھل جائیں گے

امید

اک یہی آس ہے
اور ہونٹوں پہ ٹھہری ہوئی
سال ہا سال کی پیاس ہے
آج تک ہے وہ قائم تصور ترا
جلدی ہی لوٹ آنے کے وعدے ترے
وہ تری آنکھ میں جھلملاتے دیئے
وہ تیرے کپکپاتے لبوں پہ
کئی ان کہے لفظ اترے ہوئے
وقت رخصت بہت دیر تک
دور تک ہاتھ ہلتے ہوئے
آج بھی یاد ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اک اسی آس پہ
سال ہا سال سے
راہ تکتا ہوں میں
آنسوؤں کی طرح
بہہ نکلتا ہوں میں
اک یقیں ہے
کہ یہ اولیں اس کا وعدہ ہے جھوٹا نہیں
بس یہی سوچ کر
ہاتھ سے گر کے کشکول امید ٹوٹا نہیں

اک حسیں بھید ہیں

یوں نہ دیکھو
ہمیں پیار سے
اتنی اپنائیت سے
کہ ہم
اک حسیں بھید میں
تم پہ کھل جائیں گے
اور
آنکھوں کے رستے
تڑپ بن کے
دل میں اُتر جائیں گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرندے

یہ جو سپنے ہوتے ہیں
یہ کب اپنے ہوتے ہیں
یہ مہمان پرندے ہیں
چپکے سے اُڑ جاتے ہیں
جب تک آنکھیں بند رہیں
تب تک اپنے ہوتے ہیں
آنکھ کھلے تو آنکھوں سے
بے گانے ہو جاتے ہیں
آنسو بن کر بہتے ہیں
ایک خلش دے جاتے ہیں

محبتوں میں تو ایسا ہوا ہی کرتا ہے
شباب اُمڈے تو رسوا ہوا ہی کرتا ہے

یہ دل ہزار بچائیں اسے محبت سے
کسی کے غم میں شکستہ ہوا ہی کرتا ہے

کسی کو ٹوٹ کے چاہا تو حیرتیں کیسی
طلب کا جوش پہ دریا ہوا ہی کرتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگن کی آنچ سے پتھر پگھل ہی جاتے ہیں
ہزار غیر ہو اپنا ہوا ہی کرتا ہے

کبھی کبھی تو گلوں میں بھی جی نہیں لگتا
چمن چمن کبھی صحرا ہوا ہی کرتا ہے

کسی سے ملنے ملانے کے دن بھی ہوتے ہیں
کچھ ان دنوں کا تقاضہ ہوا ہی کرتا ہے

ہزار روگ ہوں آکاش کٹ ہی جاتے ہیں
کہیں تو کوئی مسیحا ہوا ہی کرتا ہے

قوس و قزح کے رنگ ترے آنچل میں ہیں
صدیوں کے افسانے اک اک پل میں ہیں

کمزوروں پر جھپٹ رہے ہیں طاقت ور
لگتا ہے کہ جیسے ہم جنگل میں ہیں

قاتل کی بس ایک جھلک کے طالب ہیں
کتنے ہی عشاق جو اس مقتل میں ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل کی وسعت کا افسانہ کیا کہیے
سات سمندر چھوٹی سی چھاگل میں ہیں

جلتے بجھتے آتے جاتے لمحوں کے
کتنے سپنے آنے والی کل میں ہیں

صدیوں سے آکاش یہ گتھی الجھی ہے
کتنے اور زمانے اس کے حل میں ہیں

شام فراق

آج برسوں کے بعد یاد آئی
بھولی بسری وہ ایک زرد سی شام
زرد سی شام جس کے ہاتھوں میں
چند مرجھائے پھول سوئے تھے
دیکھ کر جن کو سر جھکا کے ہم
آخری بار کتنا روئے تھے
اب بھی اس زرد شام کا منظر
جب کبھی ہم کلام ہوتا ہے
اس کے مرجھائے پھول سے لب پر
تیرا اور میرا نام ہوتا ہے
سوچتا ہوں، کبھی اسے چھو کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے پوچھوں، کہ ایسا ہوتا ہے
کچھ مسافر نئی مسافت کے
کیا کبھی لوٹ کر بھی آئے ہیں
کیا کبھی ایسی زرد شاموں میں
کوئی خوش رنگ پھول کھلتا ہے
دل کو جس کی طلب ہو برسوں سے
وہ اچانک کسی کو ملتا ہے
زرد سی شام مسکراتی ہے
شب کے دریا میں ڈوب جاتی ہے

ندامت

جس کے جھوٹے پیار پہ ہم نے
سچائی کے سارے نغمے
سارے قصے
اس کے پاؤں پر لا رکھے
لیکن اس کی فطرت کے ہرجائی پن سے
جو کچھ ہمیں میسر آیا
اس کا کیا احوال بتائیں
دل پہ اتنا بوجھ لئے ہم
اپنے یوں لٹ جانے کا غم
کسے سنائیں
کیسے ماہ و سال بتائیں
اپنے آپ سے شرمندہ ہیں
سارے سپنے ٹوٹ گئے ہیں
اور زندہ ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سچ

بال بکھیرے، چاک گریباں
جب کوئی دیوانہ
گلیوں گلیوں پھرتا تھا
میں سوچا کرتا تھا
کیسے لوگ ہیں
اوروں کے غم روگ بنا کر
اپنا جیون سوگ بنا کر
زندہ ہیں
کل کی بات ہے ـ ـ ـ
آج مگر جب بال بکھیرے
چاک گریباں
میں گلیوں گلیوں پھرتا ہوں
دیوانہ کہلاتا ہوں
تو سوچتا ہوں
وہ بھی سچ تھا
یہ بھی سچ ہے
سچ کی اپنی ایک الگ لذت ہوتی ہے
دل کی اپنی ایک الگ دنیا ہوتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبت

محبت
محبت کائنات کا راز ہے
زندگی کا سرچشمہ
دلوں کی دھڑکن
چاند کی کرن
سمندر کی لہر
حسن کا سحر
ہوا کی موج ہے
محبت رنگ ہے
خوشبو کا جھونکا ہے
محبت نور ہے

دل کا سرور ہے
محبت کائنات کا راز ہے
ایک ایسا راز
جسے آسماں چھپا سکا ہے
نہ زمیں
آسماں پر ستارے اس راز کو فاش کر دیتے ہیں
اور زمیں پر نگاہیں یہ بھید کھول دیتی ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود کو میری یادوں سے بے قرار کر لیتے
کاش میری چاہت کا اعتبار کر لیتے

وہ ادھر کو آنے کا عندیہ اگر دیتے
ہم بھی اس خرابے کو کچھ بہار کر لیتے

مجھ کو بھول جانے کے دن کہاں یہ بہتر ہیں
خوشگوار موسم کا انتظار کر لیتے

عمر بھر نہیں سمجھے فلسفہ محبت کا
اس طویل قصے کا اختصار کر لیتے

آپ کی توجہ کے حرف کچھ اگر ملتے
اپنے اس فسانے کو شاہکار کر لیتے

جن کے میٹھے بولوں کا معترف زمانہ ہے
گاہے گاہے ہم سے بھی تو تکار کر لیتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خودکلامی

کبھی کبھار انسان کتنا بے بس ہو جاتا ہے۔
دوستوں کے جھرمٹ میں
چاہتوں کے میلے میں
خود کو کتنا تنہا محسوس کرتا ہے
کبھی کبھار خود دل چاہتا ہے
کہ کاش کوئی ایسا ہو
جو ہماری باتیں سنے
ہمیں سمجھے
ہمیں چاہے ہمیں سراہے
ہمیں پیار کرے
ہماری چاہتوں کا اقرار کرے

ہمارے دکھ کو اپنا جانے
ہمارے جذبات کو پہچانے
ہماری تنہائیوں کا ساتھی ہو
لیکن جب یہ خواہش
ضرورت بن جاتی ہے
تو ہمارے وہ سارے ساتھی
جنہیں اپنا جانتے ہیں
اپنا مانتے ہیں
ہم سے بہت دور چلے جاتے ہیں
اور ہم اس لمحے کو تلاش کرتے ہیں
جو دنیا میں چند ہی خوش نصیبوں کے پاس ہوتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات کی بات

وہ سردیوں کی ایک طویل رات تھی
جانے اُس رات میں کونسی ایسی بات تھی
چاند بھی کسی کونے میں منہ چھپائے کھڑا تھا
میرا دل بھی کچھ ڈرا ڈرا سا تھا
میں گرم شال اُوڑھے اپنے صحن میں بے خود سا کھڑا
آسماں پر ستارے دیکھ رہا تھا
ستارے دیکھتے دیکھتے میں اچانک بے اختیار ہو گیا
میری آنکھیں پرنم اور دل بے قابو ہو گیا
میرے لبوں پر بے آواز شکوہ اور ٹھنڈی آہ تھی
اُنہی ٹوٹتے لمحوں کے درمیاں ایک ستارہ ہولے سے
بولا

سو جاؤ دوست
ہم صدیوں سے یہی آہیں، یہی آنسو اور یہی خاموش
شکوے
سنتے اور دیکھتے آ رہے ہیں
ہم محبتوں کے کئی رازوں کے امیں ہیں
کئی وعدوں کے خاموش گواہ ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوشیزہ وفا مرے سینے سے آ لگی
کچھ اس طرح سے مجھ کو مری بدعا لگی

ہر شخص اپنے حال سے ناآشنا ملا
عشق بتاں میں محو یہ خلق خدا لگی

اس کو خدا کا عکس کہا بت بنا دیا
معجزنما مجھے مری اک اک صدا لگی

یاد آگیا فضاؤں کی وسعت میں تیرنا
ٹوٹے ہوئے پروں کو جو موج ہوا لگی

پوچھا جو اس نے حال دل مبتلا کبھی
ناآشنا گھڑی بھی مجھے آشنا لگی

آکاش مجھ کو یوں لگا لاریب کوئی ہے
دھڑکن بھی دل میں جب کبھی نغمہ سرا لگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہرباں کچھ اس طرح تقدیر ہو
اس سے ملنے کی کوئی تدبیر ہو

جو مجھے کچھ سوچنے دیتی نہیں
اس کے پاؤں میں بھی وہ زنجیر ہو

یہ نہیں ہوگا میرے ہوتے ہوئے
اس کی چاہت اور کی جاگیر ہو

ایسی بستی میں نہیں رہنا، جہاں
سچ سے بڑھ کر جھوٹ کی توقیر ہو

کس طرح دیکھوں تجھے مٹتے ہوئے
تم تو میری آخری تحریر ہو

موم ہو جائے وہ پتھر کا جگر
میری آہوں میں بھی وہ تاثیر ہو

کاش میں آکاش اس کو پاسکوں
کاش یہ مٹی مری اکسیر ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نظر اٹھا کہ میں تجھ کو منانے آیا ہوں
ترے اداس نگر کو بسانے آیا ہوں

ہر اک زبان پہ چنگاریاں ہیں نفرت کی
میں داستان محبت سنانے آیا ہوں

میں تیرا کچھ بھی نہیں ہوں، مگر تو سب کچھ ہے
یہ دل کا راز تجھے میں بتانے آیا ہوں

تمہارے کاندھے پہ سر رکھ کے کھل کے رونا ہے
لگی ہے آگ جو دل میں بجھانے آیا ہوں

بڑے خلوص سے آکاش تیری محفل میں
میں اپنا ذوقِ ہنر آزمانے آیا ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل کی گلی سے اس طرح چپ چاپ تو نہ جا
ہم سے فقیر لوگوں کو دے پیار کی دعا

آنکھوں میں تیری دید کا کیا اشتیاق ہے
اک بار مڑ کے اس طرف بھی جھانک لے ذرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خود بے وفا ہے اسکی یہ خواہش عجیب ہے
وہ چاہتا ہے مجھ سے زمانہ کرے وفا

اچھے برے عمل سے گریزاں رہے سدا
کچھ بھی نہ کر کے مانگتا رہتا ہے وہ جزا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پھول مسکراتے ہیں، اس کے مسکرانے میں
زندگی بتا دی ہے ہم نے یہ بتانے میں

بام پر نہیں آتا ، ٹھیک ہے مگر اس کو
ایک ہچکچاہٹ ہے خواب میں بھی آنے میں

راز دل بتائیں گے آج ہم زمانے کو
دیکھنا وہ آئیں گئے آج پھر جلانے کو

وقت تو کٹ ہی جائے گا آکاش
کون روئے گا تیرے بعد تجھے

ساتھ اس کے میں بھی جاگا رات بھر
یاد اسکی آئی جو برسوں کے بعد

خود سے ڈر جاتا ہوں اکیلے میں
کوئی اس خوف سے نکالے مجھے

احسان جتنا کرتا ہے آ کے وہ بام پر
آکاش اتنا چاند بھی کرتا نہیں کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہجرت

ہمارے درمیاں جو فاصلوں کا دریا ہے
ہمیشہ ہی یہ کناروں سے بہت دور بہا ہے
اسے تسلیم کر لیں
کہ بے پل کے اس دریا میں نہ تم تیر سکتے ہو نہ میں
کیونکہ اس دل کے حوصلے مر چکے ہیں
دکھ اس دل کو بھر چکے ہیں
چپ کے پتھر دل کی سرزمین پر گھر بناتے ہیں
کبھی کبھی تو لگتا ہے
کہ میں بے نام مسافت پر چل رہا ہوں
بے فیض عبادت کر رہا ہوں

نادیدہ رفاقت کی اذیت اٹھا رہا ہوں
خالی آنکھوں سے خواب دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں
اب تو نہ نیند ہے نہ خواب
نہ چین ہے نہ قرار
بس اذیت ہی اذیت ہے
مجھے اپنی محبت کے مقبرے سے نکالو
میں نے سحر کے سبھی صحرا چھان مارے ہیں
غم کی مرے دل پر حکمرانی ہے
مری آنکھوں میں درد صرف درد کی کہانی ہے
مجھے بدگمانی کے سرد موسم سے
دشمنوں کے قبیلے سے
ہجر کے شہر سے
ہجرت کے صحرا سے
اپنی پلکوں کی جنبش سے نکالو
مجھے نکال لو-----

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرض

سنا ہے وقت کبھی لوٹ کر آیا نہیں کرتا
اک بار گذر جائے تو پلٹ کر آیا نہیں کرتا
آج بھی میں گذرے ہوئے لمحات کو یاد کر رہا ہوں
تیری قربت میں بیتے لمحوں سے اپنے دل کو شاد کر رہا ہوں
اس دل ویراں کی دنیا آباد کر رہا ہوں
جب گلاب کی سرخ پنکھڑیوں پر شبنم کے قطروں
کو ہم اپنی ہتھیلی پر لئے دیر تک دیکھا کرتے تھے
اور پھر اپنی آنکھوں میں شبنم لئے مسکرا دیتے تھے
ہجر کی لمبی راتیں گذار کے اپنی
گلابوں کی سرخ پنکھڑیوں پر رت جگوں
کی سرخی تلاش کر کے رویا کرتے تھے
چاندراتوں میں جگنو مٹھی میں
بند کر لیا کرتے تھے
اور جب چاند بادلوں کے دامن میں
سونے چلا جاتا
تو ہم جگنوؤں کو آزاد کر دیا کرتے تھے

وہ گذرے ہوئے لمحات کبھی واپس نہیں آسکتے
لیکن کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ
ہم وقت کے آوارہ بھنورے کو روک لیں
اور بہار کی خوشبوؤں سے ایک لمحہ کشید کر لیں
اڑتے ہوئے پنچھیوں کا کوئی میٹھا سر اور جگنو
اپنی مٹھی میں بند کر لیں
سرمئی بادلوں کے آوارہ ٹکڑوں سے
ایک بادل آنکھوں میں بھر لیں
پھر اپنی پلکوں کو مقفل کر لیں
اسی سہارے اپنے دل ویران کو آباد کر لیں
کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ
تم کسی سرمئی شام میں تمام گذرے لمحوں کی
خوشیاں اپنی آنکھوں میں بھر کے آجاؤ
اور میری روتی ہوئی شاموں کا قرض لوٹا جاؤ
کہ پھر ہم کبھی ان روتی ہوئی شاموں کو آواز نہ دیں گے
اپنی آنکھوں کو کبھی دل کے راز نہ دیں گے
بس تم ضرور اک بار آجاؤ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمیشہ کیلئے

تتلیوں کے گلابی پروں پر لئے اپنا رنگیں پیراہن
بہار دے رہی ہے میرے دروازے پہ دستک
بسنت کے پیلے آنچل سمیٹے ہوائیں
میرے آنگن میں اترنا چاہتی ہیں
شامیں اپنا اداسی کا لبادہ اتارے
جگنوؤں کا لباس زیب کیے
میرے دریچوں کے بند قفل کھول دینا چاہتی ہے
راتیں اوڑھے چاندنی کی ردا
میری آنکھوں میں ستارے بھرنا چاہتی ہیں

سورج کی کرنیں میرے دل کے اندھیرے گوشوں کو
اک بار پھر روشن کرنا چاہتی ہیں۔
سرخ گلابوں کے سبھی موسم
مرے وجود میں سمانا چاہتے ہیں
اک حسین خوشبو کیطرح
مجھ پر چھانا چاہتے ہیں
میرے دکھوں کی سیاہ بخت وادی میں چاند نکلنا چاہتا ہے
دکھوں کا لاوا اب پگھلنا چاہتا ہے

سنو۔۔۔۔۔!
میں اب بے منزل مسافری کر کے تھک سا گیا ہوں
انجانی منزل کی جانب چلتے چلتے بہک سا گیا ہوں
سکھ کے سب موسم میرے انتظار میں ہیں
تم سنگ دیکھے میرے خواب اب تعبیر چاہتے ہیں
مری روح و دل تیری قربت کی تاثیر چاہتے ہیں
میں اب اپنے سب در کھولنا چاہتا ہوں
میں اب گذرے ہوئے لمحات کو بھولنا چاہتا ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمیشہ کے لئے
ہاں ہمیشہ کیلئے
لیکن اس اک بار
صرف اک بار
ہاں اک بار تم یہ کہہ دو
کہ
بس تم میرے ہو
صرف میرے ہو
ہاں میرے ہو

بس اتنا بتا دو

ابھی میرے پاس
رات اک بار پھر یونہی گذر گئی
وہی بے قراری
وہی تنہائی
میرا بھیگتا ہوا تکیہ
آسماں کی بیکراں وسعتوں میں اداس سا چاند
روتے ہوئے ستارے
بس ہر سو اک خاموشی سی
جیسے چھا گئی اک عجیب ویرانی سی
مجھے سناؤ کہ تم کب آؤ گئے
تمہاری یاد مرے دل کے سب دریچوں پہ دستک دیتی ہے
میری آنکھوں میں اک سایہ لہراتا ہے
تیرا تصور دل مرے بہلاتا ہے
آس کا دیا ٹمٹماتا ہے
میں بے چین ہو کر چاروں اوٹ دیکھتا ہوں
لیکن ہر طرف ایک اندھیرا سا چھا جاتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیئے کی لو دھیرے دھیرے ماند پڑنے لگتی ہے
مری آنکھ بھیگنے لگتی ہے
صحن دل میں آہٹ نہیں ہوتی
اور میں سوچتا ہوں تم آج بھی نہیں آئے
تم کب آؤ گے۔۔۔۔
کب ساون جانے بیت گیا
تو ہار کے بازی جیت گیا
پر میری آنکھوں میں ساون اب بھی برستا ہے
تری دید کو دل یہ ترستا ہے
جس شام کا تو نے وعدہ کیا
وہ شام تو جانے کس دیس کی مسافر ہوئی
لیکن اک شام میرے ہاتھوں کی لکیروں میں سما گئی ہے
تمہاری شام۔۔۔۔۔۔۔
لیکن
تم کب آؤ گے۔۔۔۔
وادی دشت میں لالہ کے سرخ پھول کھلے ہیں
میرے آنگن میں رات گئے موتیا کی خوشبو مہکتی ہے
چاندنی برستی ہے
میری روح مجھ سے ملنے کو تڑپتی ہے

تم کب آؤ گے۔۔۔۔۔۔
کہ اب تو زندگی بھی اجنبی سی ہو گئی ہے
لفظوں کے مفہوم میں کہیں کھو گئی ہے
پلٹ کے دیکھتا ہوں تو کوئی نشاں نہیں ملتا
اپنا مجھے کوئی یہاں نہیں ملتا
سحر انگیز تری قربت کا سماں نہیں ملتا
چلو رہنے دو
اسے چھوڑ دو
یہ سب باتیں چھوڑ دو
حسرتوں کی گردن مروڑ دو
جذبات کے کشکول کو توڑ دو
بس اتنا بتا دو
کہ
تم کب آؤ گئے نا۔۔۔۔۔؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابھی رہنے دو، ابھی رہنے دو

اُداس تمہاری راتوں کے کچھ خواب
اُن جگنو آنکھوں کی بے قرار نیند میں
وصل کے کسی اُدھورے لمحے کا خمار
ابھی رہنے دو
اسے رہنے دو
ابھی میرے پاس
نیلگوں آسماں کی بیکراں وسعتوں میں
پنکھ پھیلائے
دور تک پرواز کرتے ان پنچھیوں کو دیر تک
دیکھتے رہنا
کسی گلابی شام کے سائے میں تمہارے کاندھے پر

سر رکھے تمہاری شاعری سننا
یہ خوش کن احساس
ابھی رہنے دو
اسے رہنے دو
ابھی میرے پاس
جاتے سمے تمہارا دھیرے سے ہاتھ دبا کر کہنا
اپنا خیال رکھنا
زیادہ اُداس نہ ہونا
پھر دھیرے سے مسکرا کر چل پڑنا
سرگوشی میں کوئی میٹھی سی بات کہہ کر ہنس پڑنا
اُس خوبصورت ہنسی کی گونج
ابھی رہنے دو
اسے رہنے دو
ابھی میرے پاس
اُن اُداس بے کیف راتوں میں لکھے تمہارے وہ تار
اُن میں لکھے وہ اشعار
اُن میں رکھی ہوئی گلاب کی کلیاں
موسم کی وہ پہلی بارش
اور تمہاری بھیگی آنکھیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُن اُداس آنکھوں کی پلکوں پر ٹکے ہوئے وہ
بارش کے قطرے
وہ سچے موتیوں سے آنسو
ابھی رہنے دو
اسے رہنے دو
ابھی میرے پاس
تمہارے سنگ بیتے اُن خوبصورت موسموں کی وہ مسحور
کن خوشبو
ایسی ہی کچھ یادیں
کچھ اُداس باتیں
جو مجھ کو تمہارے ہونے کا احساس دلا دیں
کاش کہ یہی مجھے تم سے ملا دیں
ابھی رہنے دو
اسے رہنے دو

ایک شاعر ——— راحیل آکاش

موسم ایک وقیع استعارے کی حیثیت رکھتا ہے۔شاعری کی طرح زندگی کے معاملات میں بھی ۔شاعری بھی تو زندگی ہی سے پھوٹتی ہے۔ (بلکہ شاعری ہی زندگی ہے) انسان ہمیشہ بدلتے ہوئے موسموں کا شاکی رہا ہے۔جو انسان کو بھی اپنے ساتھ بدلنے پر مجبور کئے رکھتے ہیں مگر وہ بدلتے کہاں ہیں؟ وہ تو ایک دائرے میں سفر کئے جا رہے ہیں

ایک کے بعد دوسرا۔۔۔۔تیسرا۔۔۔۔اور پھر پہلا ہمارا دکھ بھی تو یہی دائرے کا سفر ہے جسمیں منزل کبھی نہیں آتی۔بس تھک کر گرنا ہوتا ہے۔جو جس جگہ گر گیا وہی اُسکی منزل ہے۔یہ دائرہ میں جس میں ''مقید ہوں'' اس میں ایک نوجوان ابھی ابھی داخل ہوا ہے۔اسکے ہاتھوں میں شاعری کا ''پہلا موسم'' بہت کھلا کھلا اجلا اجلا سا۔نوجوان کا نام اسکے ذوقِ سفر کا گواہ ہے۔اور تخلص اسکی منزل کا اشارہ۔زادِ سفر اسکے معصوم تجربات سے پھوٹتے ہوئے سادہ اور سچے اشعار ہیں جن کی توقع ایک ایسے نوجوان ہی سے کی جا سکتی ہے۔جس نے ابھی موسم کی سچی اور ستھری ہوا میں سانس لیے ہیں جسے ابھی منافقت کی دھوپ چھاؤں میں بسر کرنے کا تجربہ نہیں ہوا جسے شعر کہنے کا سلیقہ تو آ گیا ہے۔مگر ''فنکاری'' نہیں آئی۔

راحیل آکاش یہ دائرہ جس میں ہم تم سفر کر رہے ہیں۔ اس میں اجارہ داری ہی ''کاریگروں'' کی ہے۔جو ایک دوسرے کو ہی نہیں بلکہ خود کو دہرائے چلے جاتے ہیں۔ بالکل موسموں کی طرح۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن جذبوں کی جمع پونجی سب خرچ ہو چکی نیا زاد راہ خریدیں تو کیسے؟ کہاں سے لائیں نئی بات۔۔۔تمہارے پاس جذبے بھی ہیں اور نئے ہونے کے ناطے تم سے نئی بات کی توقع بھی زیادہ ہے۔ ہماری آنکھیں اس وقت کی منتظر ہیں جب کوئی تیز رو اپنی قوت اور رفتار کے بل پر اس کشش ثقل سے نکل جائے گا۔اور ہمیں بتائے گا کہ اس دائرے سے باہر ایک ☆ پانچواں موسم بھی ہے۔اور یہ آسمانوں کی وسعت کہاں تک ہے۔

بقول شاعر

دوسری طرف سے یہ آسمان کیسا ہے

کیسا ہے۔؟ یہ ایک سوال ہے جسکے جواب کی اُمید ہر پرانی نسل کو نئی نسل سے رہی ہے۔

دیکھتے ہیں اسکا جواب کون دیتا ہے۔علی زریون۔۔احمد سلیم رفی۔یا۔۔تم

محمد ثنا اللہ ظہیر

CALL: 0320-5456378

☆ اب تو صرف مل جائے ہم کو پانچواں موسم
پھر تلاش کرلیں گے تیسرا کنارہ بھی
ندیم باصر